خانۂ خدا اور حضرات اہلسنت

حضرات اہلسنت نے آج تک خدا کے ساتھ جو برتاؤ کیا وہ سب کو معلوم ہے کہ اسکی پیدائش گھوڑے کے پسینہ سے بتائی۔ اسکے رہنے کی جگہ سیاہ ابر کے ہوائی جہاز کو قرار دیا۔ آپکی ٹانگ جہنم میں ڈلوا دی۔ اور حضرت رسولخدا صلعم کے ساتھ بھی جو سلوک کیا اس سے دنیا اچھی طرح واقف ہے کہ بعد نبوت آپکے شراب پینے کی روایت معتبر ترین کتب حدیث میں لکھی۔ بعد رسالت حضرت کے سجدہ میں بتوں کی تعریف کرنے کا واقعہ خاص اہتمام سے شایع کیا۔ ایک عورت کو اسکے گھر سے بلوا کر باہر ایک باغ میں اتارنے اور اسکی طرف ہاتھ بڑھا کر اوس سے کام نکالنے اور اسکے شور و غل کرنے پر اسکے گھر واپس کرنے کا واقعہ صحیح بخاری تک میں لکھدیا۔ مال غنیمت میں چوری کرنے کا الزام قایم کیا۔ اور مرتے وقت ہذیان بکنے کا عیب بھی پیدا کر دیا۔ یہ باتیں پامال شدہ ہیں جن سے مسلمانوں کے بچہ بچہ واقف ہیں۔ مگر خانہ خدا کے ساتھ ان حضرات کا جو برتاؤ ہے اوس سے حضرات ابھی کم واقف ہیں۔ اسوجہ سے ضرورت ہے کہ اسکو بھی جان لیں۔ اور وہ بھی معمولی حضرات کا نہیں بلکہ دو بہت بڑے امام اور پیشوائے اہلسنت کا واقعہ ملاحظہ ہو۔ یہ دونوں بزرگ کون ہیں۔ امام ابوحنیفہ صاحب کے داہنے اور بائیں بازو جناب قاضی ابویوسف اور جناب امام محمد صاحب۔ پہلے دونوں صاحبوں کا مختصر حال پڑھ لیجئے تب خانۂ خدا کے ساتھ ان کے برتاؤ کو ملاحظہ فرمائیگا۔ جناب شمس العلماء مولوی شبلی صاحب نعمانی لکھتے ہیں "فقہاء۔ جو تدوین فقہ میں شریک تھے۔ قاضی ابویوسف۔ انکی منزلت اور عظمت شان اس قابل تھی کہ ان کا مستقل تذکرہ لکھا جاتا اور جب ہی ان کے علمی کمالات کا اندازہ بھی ہو سکتا تھا..... قاضی صاحب نے تمام علوم میں کمال حاصل کیا اور استاد وقت بنگئے..... امام ابوحنیفہ صاحب جب تک زندہ رہے قاضی صاحب انکے حلقہ درس میں ہمیشہ حاضر ہوتے رہے۔ انکی وفات کے بعد دربار سے تعلق پیدا کرنا

چنانچہ خلیفہ مہدی عباسی نے ۱۶۶ھ میں انکو قاضی کی خدمت دی۔ مہدی کے بعد اُسکے جانشین ہادی نے بھی انکو اُسی عہدہ پر بحال رکھا۔ لیکن ہارون رشید نے انکی لیاقتوں سے واقف ہو کر تمام ممالک اسلامیہ کا قاضی القضاۃ مقرر کیا اور یہ وہ عہدہ تھا جو اُسوقت تک اسلام کی تاریخ میں کسی کو نصیب نہیں ہوا تھا.... فقہ میں جو اون کا پایہ ہے اوس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ امام ابو حنیفہ کو خود انکے کمال کا اعتراف تھا۔ ایک دفعہ وہ بیمار ہوئے۔ امام صاحب عیادت کو گئے۔ واپس آئے تو ساتھیوں سے کہا کہ خدانخواستہ اگر یہ شخص ہلاک ہوا تو دنیا کا عالم ہلاک ہوا" (سیرۃ النعمان سوانح عمری امام ابو حنیفہ صاحب صفحہ ۲۹۷) اب بائیں بازو امام محمد صاحب کے فضائل ملاحظہ ہوں "امام محمد بن الحسن الشیبانی۔ یہ فقہ حنفی کے دوسرے بازو ہیں...... سن رشد کا آغاز تھا کہ کوفہ جانا ہوا۔ یہاں علوم کی تحصیل شروع کی اور بڑے بڑے فقہاء و محدثین کی صحبت اوٹھائی.... بیس برس کے سن میں مسند درس پر بیٹھے اور لوگوں نے اون سے استفادہ شروع کیا۔ ہارون رشید نے انکے فضل و کمال سے واقف ہو کر قضا کی خدمت دی اور اکثر اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ امام محمد جس رتبہ کے شخص تھے اُس کا اندازہ ائمہ مجتہدین کے اقوال سے ہو سکتا ہے۔ امام شافعی کا قول ہے کہ امام محمد جب کوئی مسئلہ بیان کرتے تھے تو معلوم ہوتا تھا وحی اتر رہی ہے۔ انہیں کا قول ہے کہ میں نے امام محمد سے ایک بار شتر کے برابر علم حاصل کیا۔ امام شافعی کا قول ہے کہ میں نے قرآن مجید کا عالم امام محمد سے بڑھکر نہیں دیکھا... امام محمد کی تصنیفات تعداد میں بہت زیادہ ہیں اور آج فقہ حنفی کا مدار انہی کتابوں پر ہے" (سیرۃ النعمان صفحہ ۳۰۴)

دونوں اماموں کی عظمت شان اور جلالت قدر آپ حضرات نے ملاحظہ فرمائی۔ ان سے زیادہ کس سے امید ہو سکتی ہے کہ خدا کو پہچانیں گے۔ اسکے گھر کی معرفت رکھیں گے۔ اور اسکی تعظیم و احترام وہی کرینگے جو اس کا واقعی حق ہے؟ لیکن عمل کیا ہوتا تھا؟ اس عبارت سے معلوم ہو گا۔ فقہ حنفی کی بہت معتبر اور مشہور کتاب ہدایہ مع کفایہ میں قوم ہے

کہ حکی ان محمد رحمہ اللہ مرّ بمزبلۃ فقال ھذا مسجد ابی یوسف رحمہ اللہ
یعنی لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ امام محمد (یہی جو فقہ حنفی کے دوسرے بازو
ہیں) ایک مزبلہ پر سے گزرے تو اسکو دیکھکر کہا یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ
کی مسجد ہے"۔ (ہدایہ مع کفایہ مطبوعہ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۰۸) مزبلہ گھورے اور
نجاستوں کے جمع ہونے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ چنانچہ مولوی وحید الزماں خاں
صاحب لکھتے ہیں "نہی عن الصلوٰۃ فی المزبلۃ گھورے پر نماز پڑھنے سے
آنحضرت صلعم نے منع فرمایا یعنی جہاں کوڑا کچرا نجاست پلیدی ڈالی جاتی ہو۔
(انوار اللغۃ پارہ ۱۱ صفحہ ۵) گھورا اس قدر نفرت کی جگہ ہے کہ حضرت رسولخدا صلعم
نے وہاں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ مگر امام محمد صاحب کی نظر میں مسجد کی یہ عزت
تھی کہ مزبلہ کو مسجد اور خانہ خدا فرماتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ اب امام ابو یوسف صاحب
کی تعظیم خانہ خدا ملاحظہ ہو۔ آپ کس بات میں کم تھے۔ اسی ہدایہ مع کفایہ میں ہے
ومر ابو یوسف رحمہ اللہ باصطبل فقال ھذا مسجد محمد رحمہ اللہ
یعنی امام ابو یوسف رحمہ اللہ ایک اصطبل کے پاس سے گزرے تو کہا یہ امام محمد رحمہ اللہ
کی مسجد ہے (ہدایہ صفحہ ۹۰۸) اصطبل کو بھی سب جانتے ہیں کہ گھوڑا باندھنے اور
اور اسکے ہگنے موتنے کی جگہ ہوتی ہے مگر امام ابو یوسف صاحب کی نظر میں مسجد اور
خانہ خدا کی یہ عزت ہے کہ اصطبل کو مسجد کہتے ہیں۔ فلیبک علی الاسلام من کان باکیا
جسکو اسلام پر رونا ہو وہ آکر نوحہ و ماتم کرے

ایک ضرور طلب خط

رسالہ اصلاح کے ایک بڑے معین اور ہمدرد جناب مولانا علام صادق علی صاحب اظہر دام مجدہم مکتوبا سے تحریر فرماتے ہیں
"اگر ناگوار خاطر اقدس ہو تو عرض یہ ہے کہ رسالہ اصلاح کی کچھ اصلاح کی ضرورت
ہے۔ یعنی مذہبی رنگ کے ساتھ کچھ اخباری ڈھنگ بھی درکار ہے۔ پہلے تو اشاعت
کی پابندی کہ ماہ بماہ شائع ہونا چاہئے۔ اسکے علاوہ کچھ نہ کچھ دنیوی خبریں بھی ضرور
ہونی چاہئیں۔ اور قسم کے مضامین بھی ہونے چاہئیں۔ فی الحال جس صورت سے